

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مزاج گرامی ہجیر ہوں اور دینی خدمات صدق و اخلاص کے ساتھ ترقی پذیر ہوں۔ آمین

یہ عریضہ ایک ضروری امر کی طرف توجہ مبذول کرانے کی خاطر آنجناب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ ماہنامہ ”الشریعہ“ کے جولائی ۲۰۱۰ء کے شمارے میں حکیم ظل الرحمن صاحب کا ایک مضمون بعنوان ”فتاویٰ کے اجراء میں احتیاط کی ضرورت“ شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے حضرت والد ماجد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایک موقع پر طلاق ثلاثہ کے مسئلے میں اہل حدیث کے مسلک پر تحریری فتویٰ دینا منسوب کیا ہے۔ بندے کے علم میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات تحقیق کے بغیر لکھی گئی ہے۔ ان سے پوچھنا بھی چاہیے ان کی اس حکایت کا ماخذ کیا ہے؟ نیز مسئلے کی حساس نوعیت کے پیش نظر آنجناب سے موصوف کو اس پر متنبہ فرمانے کی درخواست ہے کہ ایسے حساس مسائل پر بلا تحقیق قلم اٹھانے سے گریز فرمائیں۔ نیز چونکہ اس قسم کے مسائل پر تبصرہ یا گفتگو جب عوام تک پہنچتی ہے تو وہ اکثر الجھن کا شکار ہوتے ہیں اور بات کو اس کے سیاق سے ہٹ کر سمجھنے لگتے ہیں۔ اس لیے بندے کا نہایت ادب کے ساتھ مخلصانہ مشورہ ہے کہ آئندہ ایسے مضامین کو ”الشریعہ“ میں شامل نہ کیا جائے، نیز اگلے شمارے میں ذکر کردہ واقعہ کے بارے میں وضاحت شائع فرمانے کی بھی درخواست ہے۔

امید ہے کہ ان مودبانہ گزارشات پر جناب والا ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آنجناب کی دینی خدمات میں ترقی عطا فرمائیں۔ آمین۔ بندے کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمانے کی درخواست ہے۔

بندہ محمد تقی عثمانی

جامعہ دارالعلوم کراچی

(۳)

محترم ہمارخان ناصر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الشریعہ اگست ۲۰۱۰ء میں آپ کا دلچسپ اور معلومات افزا سفر نامہ لبنان ”حزب اللہ کے دلیس میں“ نظر سے گزارا جس میں آپ نے اہل تشیع کے حوالے سے عمدہ معلومات فراہم کی ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اگر ممکن ہو تو اپنے بیان کو مزید مفصل فرمائیں جس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

اس میں آپ نے ایک جگہ مولانا مودودیؒ سے یہ بات منسوب کی ہے کہ ”غالبا مولانا مودودی نے کسی مغربی ملک کے سفر سے واپسی پر یہ تبصرہ کیا تھا کہ وہاں کی ہر چیز پھیکتی ہے، یہاں تک کہ عورتیں بھی۔“ دست بستہ عرض ہے کہ مولانا سے اس کا انتساب درست نہیں۔ خود آپ نے یہ بات ”غالبا“ سے شروع کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس بات کا یقین نہیں کہ بات مولانا نے کہی ہے۔ اسی ”غالبا“ سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ یہ بات سنی ثنائی ہے۔ ویسے بھی یہ بات بے معنی ہے۔ مغرب کی ہر چیز پھیکتی نہیں ہے اور عورتوں کا پھیکا ہونا ان سے لطف اندوز ہونے والا ہی بیان کر سکا ہے جبکہ مولانا مودودیؒ نے یہ بات بے جا حالت میں وہاں گئے اور وہ وہاں پاکستانی کھانا ہی کھاتے رہے۔ میرا خیال ہے کہ جس بات کا یقین نہ ہو تو اس کو مچھول کر دینا زیادہ مناسب ہے تا کہ اللہ کی پکڑ سے بچا جاسکے، جیسے کہ ایک عالم نے یا اہل علم نے یا اہل دین نے یہ فرمایا۔

شخص الرحمن

نزد اسلامیاہ کالج، کراچی